سوال

(63) مرتد کی سزا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرتد کسے کہتے ہیں اور اس کی شرعی سزا کیا ہے؟ کتاب وسنت کی رو سے ہماری صحیح راہنمائی فرمائیں۔ (ایک سائل ٹاؤن شپ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرتد اسم فاعل ہے ارتد 'یرتد' ارتداداً سے جس کا لغوی معنی ہے پھرنے والا پلٹنے والا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ الَّذينَ ارتَدّوا عَلىٰ أَدبـٰرِهِم ... ٢٥ ... سورة محمد

"بے شک جو لوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے۔"

اسی طرح ایک مقام پر فرمایا:

قالَ ذٰلِكَ ما كُنّا نَبغِ فَارتَدّا عَلىٰ ءاثارِهِما قَصَصًا ٦٤ ... سورة الكهف

"(موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) یہی تھا جس کی تلاش میں ہم تھے چنانچہ وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس پلٹے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا مَن يَرتَدَّ مِنكُم عَن دينِهِ فَسَوفَ يَأتِى اللَّهُ بِقَومٍ يُحِبُّهُم وَيُحِبّونَهُ ٥٤ ... سورة المائدة

"اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی۔"

ان ہر سہ آیات میں ارتد 'فارتدا اور یرتد ایک ہی باب کے مختلف صیغے ہیں جس کا بنیادی مادہ ردہے اور اس کا معنی پھرنا واپس کرنا وغیرہ اور اصطلاحی طور پر اس کی تعریف یہ ہے۔

"ایسا مسلمان جو اپنے اسلام کو اختیار کرنے والا ہو اس کا کسی قول فعل، کفریہ عقیدہ یا ضرورت دینیہ سے کسی کے ساتھ شک کی بنیاد پر دین اسلام سے کٹ جانا مرتد ہونا ہے۔"
(عقوبۃ الاعدام ص :349)

بعض آئمہ نے اس کی تعریف یہ کی ہے۔

"ہوالراجع عن دین الاسلام الی الکفر" (القاموس الفقہی ص 147)

"دین اسلام سے کفر کی طرف پلٹنے والا۔"

گویا مرتد ایسا شخص ہے جو اسلام لانے کے بعد واپس کفر کی طرف پلٹ گیا۔ یہ ارتداد اس کے اندر خواہ عقیدہ کی بنا پر پیدا ہوا یا کسی قول، فعل اور شک و شبہ کی بنا پر۔ خواہ سنجیدگی سے ہو یا مذاق و ٹھٹھہ سے۔ کیونکہ ارتداد جیسے سنجیدگی سے واقع ہوتا ہے۔ استہزاء و ہزل، ٹھٹھا و مذاق سے بھی واقع ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُل أَبِاللَّهِ وَءايـٰتِهِ وَرَسولِهِ كُنتُم تَستَهزِءونَ ﴿٦٥﴾ لا تَعتَذِروا قَد كَفَرتُم بَعدَ إيمـٰنِكُم... ﴿٦٦﴾... سورة التوبة

"کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ اس کی آیات اور اس کا رسول ہی تمھارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد کفر کر چکے ہو۔"

مرتد آدمی پکا جہنمی ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلا يَزالونَ يُقـٰتِلونَكُم حَتّىٰ يَرُدّوكُم عَن دينِكُم إِنِ استَطـٰعوا وَمَن يَرتَدِد مِنكُم عَن دينِهِ فَيَمُت وَهُوَ كافِرٌ فَأُولـٰئِكَ حَبِطَت أَعمـٰلُهُم فِى الدُّنيا وَالءاخِرَةِ وَأُولـٰئِكَ أَصحـٰبُ النّارِ هُم فيها خـٰلِدونَ ﴿٢١٧﴾... سورة البقرة

"یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمھیں تمھارے دین سے مرتد کر دیں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے"

پہلی دلیل:

عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

انَ علیاً حرق قوماً، فبلغ ابن عباس فقال: لو کنتُ اَنا لم اَحرِقهم؛لاَنَ النَبیَ صلی اللہ علیہ وسلم قال (لا تُعذِبوا بعذاب اللہ) ولَقَتَلتُهم کما قال النَبیُ صلی اللہ علیہ وسلم : (مَن بدَلَ دِینَہٗ فَاقتُلوهُ)"

(بخاری کتاب الجہاد والسیر (3017) وکتاب استابہ المرتدین والمعاندین وقتالہم: باب حکم المرتد والمرتدہ واستابتہم (6922) مسند حمیدی (533) بیہقی 8/195۔ ابن ماجہ کتاب الحدود باب المرتد عن دینہ (2535) مسند احمد 217، 1/282، دار قطنی 3/113، ابو داؤد کتاب الحدود باب الحکم فیمن ارتد (4351) نسائی کتاب تحریم الدم 7/104، ترمذی کتاب الحدود باب ماجاء فی حکم المرتد 1458، شرح السنہ (2560) مسند ابی یعلیٰ 4/409، (4532، 4533)

"علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قوم کو آگ میں جلایا۔ یہ بات عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انھوں نے فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں آگ میں نہ جلاتا۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو۔" البتہ انہیں قتل کر دیتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنا دین بدل لیا۔ اسے قتل کر دو۔"

دوسری دلیل :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

نن ابنِ مسعودٍ- رَضِيَ اللہُ عَنہُ- قالَ : قالَ رسولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَيہِ وَسَلَّمَ : ((لاَيَحِلُّ دَمُ امرِئٍ مُسلِمٍ يَشْہَدُ أَن لاإلٰہَ إلاَّ اللہُ وَأَنِّی رَسُولُ اللہِ إلاَّ بِإحدٰی ثَلاثٍ : الثَّيِّبِ الزَّانِی ، وَالنَّفْسِ بِالنَّفْسِ ، وَالتَّارِکِ لِدِينِہِ المُفَارِقِ لِلْجَمَاعَۃِ)) . رواہ البخاريُّ ومسلمٌ))"

(بخاری کتاب الدیات ، مسلم کتاب القسامہ باب ما بیاح بہ دم المسلم 1676 ابوداؤد کتاب الحدود 4352 ترمذی کتاب الدیات (1402) ابن حبان (4404) نسائی کتاب القسامہ باب القود 8/13 ، مسند حمیدی (119) دارقطنی (3/82) بیہقی کتاب الجنایات ، (8/19) مسند ابی یعلیٰ 9/128 ، (5202)

"جو مسلمان لاالٰہ الا اللہ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دے اس کا خون حلال نہیں مگر تین کاموں میں سے کسی ایک کی بنا پر۔

1۔ نفس نفس کے بدلے (یعنی قاتل کو مقتول کے بدلے قصاص میں قتل کرنا)

2۔ شادی شدہ زانی (یعنی رجم کر کے مار دیا جائے)

3۔ اپنے دین کو چھوڑنے والا ،جماعت کو ترک کرنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت علیحدہ ہو کر کافروں کی جماعت میں شامل ہو جائے اور دین اسلام ترک کر بیٹھے ۔ مرتد ہو جائے ۔ "

یہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابو داؤد کتاب الحدود باب الحکم فیمن ارتد (4353) مسند احمد 214 ، 205 ، 181 ، 6/58 ، نسائی کتاب تحریم الدم (7/91) مسند طیالسی (1474) مسند ابی یعلیٰ 8/136 ، (4676) میں بسند صحیح موجود ہے ۔

تیسری دلیل :

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

"عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : " كُلُّ مُرْتَدٍّ عَنِ الإِسْلامِ ، مَقْتُولٌ إِذَا لَمْ يَرْجِعْ ذَكَرًا ، أَوْ أُنْثَى " (دارقطنی 3/93 (3195) طبع قدیم 3/119)

"اسلام سے مرتد ہونے والا ہر شخص قتل کیا جائے گا جب وہ واپس نہ پلٹے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ۔ "

اس اثر کی سند حسن ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف بھی یہی معلوم ہوتا ہے ۔ (المحلیٰ لابن حزم 13/132) امام ابو المظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"اس باب پر آئمہ دین کا اتفاق ہے کہ اسلام سے مرتد ہونے والا واجب القتل ہے ۔ "

(الافصاح عن معانی الصحاح 2/187)

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"قال ابن قدامۃ المقدسی رحمہ اللہ تعالی : "وَأَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى وُجُوبِ قَتْلِ الْمُرْتَدِّ ، وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ , وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ , وَعَلِيٍّ , وَمُعَاذٍ , وَأَبِي مُوسَى , وَابْنِ عَبَّاسٍ , وَخَالِدٍ , وَغَيْرِهِمْ , وَلَمْ

يُحَكِّمُ ذَلِكَ ,فَكَانَ اِجْمَاعًا ".انتہی "المغنی "(9/16).(المغنی 8/123)"

"اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرتد واجب القتل ہوتا ہے اور یہ بات ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرھا سے مروی ہے اس پر انکار نہیں کیا گیا پس اس پر اجماع ہو گیا۔ "

اور یہی اجماع علامہ صنعانی ، ابن دقیق العید اور کاسانی ضنفی نے نقل کیا ہے (ملاحظہ ہو سبل السلام 3/263،احکام الاحکام 3/84، بدائع الصنائع 7/134بحوالہ عقوبہ الاعدام ص :367)

پس معلوم ہوا کہ قرآن وسنت اجماع صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور اجماع اہل علم فقہاء و محدثین رحمۃ اللہ علیہ کی رو سے مرتد واجب القتل ہے (مزید تفصیل کے لیے شیخ محمد بن سعد کی کتاب عقوبہ الاعدام کا مطالعہ فرمائیں) مجلۃ الدعوۃ اکتوبر(1998ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[آپ کے مسائل اور ان کا حل]

جلد2 ۔کتاب الحدود۔ صفحہ نمبر 507

محدث فتویٰ